سوال

زید ایک حنفی ہے۔ چند ماہ پہلے اس نے غصے کی حالت میں کہا کہ وہ جس لڑکی سے شادی کرے، اس کو تین طلاق۔ اب زید اس بات پر شرمندہ ہے۔ اس کی پندرہ دن بعد شادی ہے۔ گھر والوں نے کسی مفتی صاحب سے فتوی لیا تو انھوں نے حیلہ بیان کیا کہ نکاح فضولی کر لو۔ نکاح فضولی میں اس بات کا اندیشہ ہے کہ اگر وہ درست نہ ہوا تو تین طلاقیں واقع ہو جائیں گی۔ یہ مسئلہ تو فقہ حنفی کے نزدیک ہے، دیگر فقہی مذاہب میں نہیں ہے۔ کیا زید کے لیے فقہ شافعی اور فقہ حنبلی پر عمل کی گنجائش ہے؟

جواب

الحمد للہ، والصلاۃ والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

اسلام دو چیزوں کا نام ہے:

1. قرآن مجید
2. سنت رسول صلی اللہ علیہ وسلم

انہی دو چیزوں کو مضبوطی سے تھامنا اسلام ہے۔

قرآن مجید کی متعدد آیات میں اللہ تعالی نے ہمیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی کرنے کا حکم دیا ہے، لہذا اگر کسی کی بات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بات کے مخالف ہوگی تو اسے ٹھکرا دیا جائے گا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بات کے آگے کسی کی بات کی کوئی اہمیت نہیں ہے۔

ارشاد باری تعالی ہے:

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ وَأُولِي الْأَمْرِ مِنْكُمْ فَإِنْ تَنَازَعْتُمْ فِي شَيْءٍ فَرُدُّوهُ إِلَى اللَّهِ وَالرَّسُولِ إِنْ كُنْتُمْ تُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ ذَلِكَ خَيْرٌ وَأَحْسَنُ تَأْوِيلًا (59)

اے لوگو جو ایمان لائے ہو! اللہ کا حکم مانو اور رسول کا حکم مانو اور ان کا بھی جو تم میں سے حکم دینے والے ہیں، پھر اگر تم کسی چیز میں جھگڑ پڑو تو اسے اللہ اور رسول کی طرف لوٹاؤ، اگر تم اللہ اور یوم آخر پر ایمان رکھتے ہو، یہ بہتر ہے اور انجام کے لحاظ سے زیادہ اچھا ہے۔

اور فرمایا:

وَمَا آتَاكُمُ الرَّسُولُ فَخُذُوهُ وَمَا نَهَاكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوا وَاتَّقُوا اللَّهَ إِنَّ اللَّهَ شَدِيدُ الْعِقَابِ (الحشر: 7)

اور رسول تمھیں جو کچھ دے تو وہ لے لو اور جس سے تمھیں روک دے تو رک جاؤ اور اللہ سے ڈرو، یقیناً اللہ بہت سخت سزا دینے والا ہے۔

اور فرمایا:

وَمَا كَانَ لِمُؤْمِنٍ وَلَا مُؤْمِنَةٍ إِذَا قَضَى اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَمْرًا أَنْ يَكُونَ لَهُمُ الْخِيَرَةُ مِنْ أَمْرِهِمْ وَمَنْ يَعْصِ اللَّهَ وَرَسُولَهُ فَقَدْ ضَلَّ ضَلَالًا مُبِينًا (الأحزاب: 36).

اور کبھی بھی نہ کسی مومن مرد کا حق ہے اور نہ کسی مومن عورت کا کہ جب اللہ اور اس کا رسول کسی معاملے کا فیصلہ کر دیں کہ ان کے لیے ان کے معاملے میں اختیار ہو اور جو کوئی اللہ اور اس کے رسول کی نافرمانی کرے سو یقینا وہ گمراہ ہو گیا، واضح گمراہ ہونا۔

اور فرمایا:

اتَّبِعُوا مَا أُنزِلَ إِلَيْكُم مِّن رَّبِّكُمْ وَلَا تَتَّبِعُوا مِن دُونِهِ أَوْلِيَاءَ ۗ قَلِيلًا مَّا تَذَكَّرُونَ (الأعراف: 3).

اس کے پیچھے چلو جو تمھاری طرف تمھارے رب کی جانب سے نازل کیا گیا ہے اور اس کے سوا اور دوستوں کے پیچھے مت چلو۔ بہت کم تم نصیحت قبول کرتے ہو۔

اور فرمایا:

فَلْيَحْذَرِ الَّذِينَ يُخَالِفُونَ عَنْ أَمْرِهِ أَن تُصِيبَهُمْ فِتْنَةٌ أَوْ يُصِيبَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ (النور: 63).

سو لازم ہے کہ وہ لوگ ڈریں جو اس کا حکم ماننے سے پیچھے رہتے ہیں کہ انھیں کوئی فتنہ آپہنچے، یا انہیں دردناک عذاب آپہنچے۔

1. اللہ تعالی کی اطاعت کرنے سے مراد یہ ہے کہ قرآن مجید کی اطاعت کی جائے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت سے مراد آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کی اطاعت ہے۔

2. سنت کی اطاعت بھی درحقیقت اللہ تعالی کی ہی اطاعت ہے، کیوں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت بھی قرآن مجید کی طرح وحی ہے، تو جیسے قرآن کی اطاعت کرنا ضروری ہے ویسے ہی سنت رسول کی اطاعت کرنا بھی ضروری ہے۔

ارشاد باری تعالی ہے:

مَّن يُطِعِ الرَّسُولَ فَقَدْ أَطَاعَ اللَّهَ ۖ وَمَن تَوَلَّىٰ فَمَا أَرْسَلْنَاكَ عَلَيْهِمْ حَفِيظًا (النساء: 80)

جو رسول کی فرماں برداری کرے تو بے شک اس نے اللہ تعالی کی فرماں برداری کی اور جس نے منہ موڑا تو ہم نے تجھے ان پر کوئی نگہبان بنا کر نہیں بھیجا۔

اور فرمایا:

وَمَا يَنطِقُ عَنِ الْهَوَىٰ إِنْ هُوَ إِلَّا وَحْيٌ يُوحَىٰ (النجم: 3-4)

اور نہ وہ اپنی خواہش سے بولتا ہے۔ وہ تو صرف وحی ہے جو نازل کی جاتی ہے۔

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

مَنْ أَطَاعَنِي فَقَدْ أَطَاعَ اللَّهَ وَمَنْ عَصَانِي فَقَدْ عَصَى اللَّهَ وَمَنْ أَطَاعَ أَمِيرِي فَقَدْ أَطَاعَنِي وَمَنْ عَصَى أَمِيرِي فَقَدْ عَصَانِي (صحيح البخاري، الاحکام: 7137)

جس نے میری اطاعت کی اس نے گویا اللہ کی اطاعت کی اور جس نے میری نافرمانی کی اس نے گویا اللہ کی نافرمانی کی۔ جس نے میرے امیر کی بات مانی اس نے میری بات مانی اور جس نے میرے امیر کی خلاف ورزی کی اس نے گویا میری خلاف ورزی کی۔

1. ہم تمام آئمہ کرام کا احترام کرتے ہیں، چاہے وہ امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ ہوں یا امام مالک رحمہ اللہ، امام شافعی رحمہ اللہ ہوں یا امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ یا ان کے علاوہ کوئی بھی عالم دین جو سلف صالحین کے منہج کو اختیار کرنے والا ہو ہمارے ہاں قابل قدر ہے، لیکن ہم کسی ایک کی اندھی تقلید کو جائز نہیں سمجھتے ہیں بلکہ کسی بھی امام کی بات اگر حدیث کے موافق ہے تو ہم اس کو بخوشی تسلیم کرتے ہیں اور اس پر عمل کرتے ہیں لیکن اگر کسی امام کا قول واضح اور صحیح حدیث کے خلاف ہو تو ہم اسے تسلیم نہیں کرتے بلکہ حدیث پر عمل کرنا واجب سمجھتے ہیں کیونکہ ہمیں قرآن و حدیث کی پیروی کرنے کا حکم دیا گیا ہے اور اسی کی پیروی میں ہی دنیا و آخرت کی بھلائی ہے۔

2. آپ کو یہ سوال کرنا چاہیے تھا کہ سوال میں مذکور صورت حال کے بارے میں قرآن وسنت کی روشنی میں رہنمائی فرمائیں۔

3. قرآن وسنت کی نصوص سے سمجھ آتا ہے کہ انسان اس عورت کو طلاق دے سکتا ہے جو اس کے نکاح میں ہو، اجنبی عورت کو دی گئی طلاق واقع نہیں ہوتی۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

یاأَیُّھا الَّذِینَ آمَنُوا إِذَا نَکَحْتُمُ الْمُؤْمِنَاتِ ثُمَّ طَلَّقْتُمُوھُنَّ مِن قَبْلِ أَن تَمَسُّوھُنَّ فَمَا لَکُمْ عَلَیْھِنَّ مِنْ عِدَّةٍ تَعْتَدُّونَھَا فَمَتِّعُوھُنَّ وَسَرِّحُوھُنَّ سَرَاحًا جَمِیلًا (الأحزاب: 49)

اے لوگو جو ایمان لائے ہو! جب تم مؤمن عورتوں سے نکاح کرو، پھر انہیں طلاق دے دو، اس سے پہلے کہ انھیں ہاتھ لگاؤ تو تمھارے لیے ان پر کوئی عدت نہیں ،جسے تم شمار کرو، سو انھیں سامان دو اور انھیں چھوڑ دو، اچھے طریقے سے چھوڑنا۔

مندرجہ بالا آیت مبارکہ میں اللہ تعالیٰ نے طلاق سے پہلے نکاح کا ذکر کیا ہے، اس لیے طلاق دینے کے لیے عورت کا نکاح میں ہونا ضروری ہے۔

سیدنا مسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا:

لا طَلَاقَ قَبْلَ نِکَاحٍ، وَلَا عِتْقَ قَبْلَ مِلْکٍ (سنن ابن ماجہ، الطلاق: 2048) (صحیح)

نکاح سے پہلے طلاق نہیں اور مالک بننے سے پہلے غلام کا آزاد کرنا (درست) نہیں۔

1. مندرجہ بالا آیت مبارکہ اور حدیث رسول سے واضح ہوتا ہے کہ نکاح کرنے سے پہلے طلاق واقع نہیں ہو سکتی، اس لیے زید شادی کرے، اس کی بیوی کو طلاق واقع نہیں ہوگی۔

واللہ أعلم بالصواب

محدث فتویٰ کمیٹی

شیخ عطاء الرحمن علوی